11/12

01596

محترم جناب مفتی صاحب

السّلام علیکم

تاریخ:- ٢٥ ذی قعدہ ١٤٣٧ھ

بروز ہفتہ 6 اگست 2016ء

دار الافتاء
فتوی نمبر ۶۰/۱۲۳۹
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ ... کراچی

جناب عالی:-

مؤدبانہ گزارش عرض ہے کہ ہماری برادری نے ایک ویلفیر سوسائٹی قائم کی ہے جس کا نام الخضر ویلفیر سوسائٹی ہے

یہ ویلفیر سوسائٹی برادری کے ہر گھر سے ماہانہ 100/= روپے چندہ جمع کرتی ہے۔ اور جمع شدہ چندے کو برادری کے مرنے والے افراد کی موت، میت، تدفین اور غم زادہ خاندان کی کفالت اور کڑوی روٹی کے انتظامات میں خرچ کرتی ہیں
(میت کے گھر تین دن تک کھانے کا انتظام اور اسمیں اہل محلہ اور مہمان وغیرہ بھی شریک ہوتے ہیں)

جناب عالی مفتی صاحب ہم برادری کی طرف سے یہ مسئلہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ

مسئلہ نمبر (1)

جو چندہ ہم برادری کے ہر گھر سے جمع کرتے ہیں شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی اجازت ہے کہ اس چندے کو برادری کے مرنے والے افراد کی موت، میت، تدفین اور غم زادہ خاندان کی کفالت اور کڑوی روٹی کے کاموں میں خرچ کر سکیں۔

-Heel
Biologische Heilmittel Heel GmbH
Baden-Baden, Germany
http://www.heel.de, e-mail: info@heel.de
60000463 2/00 Ach

مسئلہ نمبر (2)

جناب مفتی صاحب الخیر ویلفیئر سوسائٹی چندے کے علاوہ مزید رقم صدقہ۔ خیرات۔ زکوۃ۔ عطیات۔ فطرہ سے بھی جمع کرتی ہے اس رقم کو برادری کے مرنے والے افراد کی موت۔ میت۔ تدفین۔ اور غم زدہ خاندان کی کفالت اور کڑوی روٹی کے انتظامات میں خرچ کر سکتی ہے اس کی اجازت شریعت میں موجود ہے یا نہیں۔

مسئلہ نمبر (3)

جناب مفتی صاحب ویلیفر سوسائٹی صدقہ۔ خیرات۔ زکوۃ۔ عطیات، فطرہ سے حاصل ہونے والی رقم کو برادری کے تحت چلنے والے بچوں کے مدرسے میں لگا کر رقم استعمال کر سکتی ہے شریعت میں اس کی اجازت موجود ہے یا نہیں۔

مسئلہ نمبر (4)

جناب مفتی صاحب ویلیفر سوسائٹی صدقہ۔ خیرات۔ زکوۃ۔ عطیات۔ فطرہ۔ سے حاصل ہونے والی رقم کو برادری کے تحت چلنے والے فلاحی کاموں مثلاً کھانے کی پلیٹوں۔ دریوں۔ قناتوں اور دیگر کاموں میں استعمال کر سکتی ہیں شریعت میں اس کی اجازت موجود ہے یا نہیں۔

-Heel
Biologische Heilmittel Heel GmbH
Baden-Baden, Germany
http://www.heel.de, e-mail: info@heel.de
60000463 2/00 Ach

جناب عالی مفتی صاحب ان مسئلوں کے جواب
ارسال کر کے ہمیں شکریہ کا موقع دیں۔ اور تاکہ اسلام
کے سیدھے راستے پر چل سکیں خدا آپکے علم میں
مزید اضافہ فرمائیں ہمارے حق میں اللہ کے حضور
دعا فرمائیں ہم حضرات گنہگار کو اپنی دعاؤں میں فراموش نہ
فرمائیں۔ آمین
آپکی عین نوازش ہوگی۔

دار الافتاء

والسلام عاصی و گنہگار احقر الناس
یاسین و برادری الفخر ویلفیئر سوسائٹی

36/G ڈبل روڈ۔ شریف کالونی
لانڈھی کراچی
0300-3552510

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں۔۔۔)

یاسین گتہ اینڈ کمپنی
36/G ڈبل روڈ n-31-14

8.8.2016

-Heel
Biologische Heilmittel Heel GmbH
Baden-Baden, Germany
http://www.heel.de, e-mail: info@heel.de

60000463 2/00 Ach

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِداً وَمُصَلِّياً

جواب سے پہلے چند باتیں بطور تمہید ذکر کی جاتی ہیں۔

زکوٰۃ وخیرات جمع کرنے اور تقسیم کرنے کا کام چونکہ بہت ذمہ داری کا ہے، اس لئے اس کے چلانے میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے ورنہ باعثِ اجر ہونے کے بجائے اُلٹا باعثِ وبال ہونے کا اندیشہ ہے، الہٰذا مندرجہ ذیل اُمور کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے:

(الف)۔۔۔ زکوٰۃ وخیرات کی رُقوم کو امانت داری سے حقیقی مستحقین تک پہنچانے کا پورا اہتمام کیا جائے۔

(ب)۔۔۔ ویلفیئر سوسائٹی کے قیام کا مقصد غرباء، فقراء کی امداد اور خدمت انجام دینا پیشِ نظر ہونا چاہئے، اپنے لئے کوئی منفعت حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔

(ج)۔۔۔ جمع شدہ رقوم کو ناجائز اور اسراف پر مبنی تقریبات پر خرچ نہ کیا جائے۔

(د)۔۔۔ حاصل شدہ رقوم کو اپنے ذاتی اور نجی استعمال میں لانے سے مکمل پرہیز کیا جائے۔

(ہ)۔۔۔ جو رقم جس مد کے لئے دی جائے وہ اُسی مد میں خرچ کرنے کا اہتمام کیا جائے اور ہر مد کی رقم کا علیحدہ علیحدہ حساب رکھا جائے۔

(و)۔۔۔ ویلفیئر سوسائٹی میں کسی مفتی اور ماہر عالم کا تقرر کیا جائے اور اس کی نگرانی میں کام انجام دیا جائے۔

(ز)۔۔۔ زکوٰۃ وخیرات دینے والے موکِّل ہیں، اور ویلفیئر سوسائٹی کے احباب ان کے وکیل ہیں، الہٰذا انکو اپنے موکِّلین کی طرف سے دیئے گئے اختیار سے ہٹ کر کسی طرح کا کام کرنا جائز نہیں ہوگا۔

(ح)۔۔۔ زکوٰۃ وصدقاتِ واجبہ کی ادائیگی کے لئے شرعاً ضروری ہے کہ مستحق زکوٰۃ افراد کو زکوٰۃ کا مال باقاعدہ مالک وقابض بنا کر دیا جائے، اس کے بغیر زکوٰۃ وصدقاتِ واجبہ کی ادائیگی نہیں ہوگی۔

(ماخذہ التبویب: ۴۴/۱۴۳۴،۱۷/۱۷۹۳)

اِس تمہید کے بعد سوالات کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

جاری ہے۔۔۔

00243

(۱)۔۔۔سوال میں مذکور ویلفئیر سوسائٹی کا برادری کے ہر گھر سے ماہانہ 100 روپے چندہ جمع کرنا اور پھر جمع شدہ چندہ کو برادری کے مرنے والے افراد کی موت، میت، تدفین اور دیگر کاموں میں خرچ کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس میں درج ذیل مفاسد پائے جاتے ہیں:

۱۔ کمیٹی اور فنڈ کے لئے ایک متعین رقم لی جاتی ہے، پھر رقم کی وصولیابی میں بھی بعض اوقات جبر یا کم از کم شرما شرمی پائی جاتی ہے اور شرعاً کسی کی دلی خوشی کے بغیر اس سے وصول شدہ چندہ یا عطیہ حلال نہیں ہوتا۔

۲۔ایسی کمیٹی یا فنڈ میں جو رقم بطور چندہ دی جاتی ہے وہ چندہ دینے والے ہی کی ملکیت ہے، شرعاً ابھی تک وہ رقم اسکی ملکیت سے نہیں نکلی، اس لئے اگر وہ کمیٹی چھوڑدے تو اسکی بقایا رقم (یعنی کمیٹی چھوڑنے سے پہلے جو رقم مختلف میتوں کے کفن دفن وغیرہ میں استعمال ہو چکی ہے، اسکے علاوہ فنڈ میں اس کے حصے کی جو رقم خرچ ہونے سے بچ گئی ہے) اسی کو واپس کرنا لازم ہے۔اور اگر وہ فوت ہو جائے تو اس صورت میں مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اسکی بقایا رقم اس کی میراث میں شامل ہوگی اور اس کے وارثوں کو ان کے شرعی حصوں کے مطابق واپس کرنا لازم ہوگا۔ حالانکہ مروّجہ کمیٹی میں اگر کوئی رکن کمیٹی چھوڑدے تو اس کو اسکی جمع کرائی ہوئی رقم یا اس کی بچی ہوئی رقم واپس نہیں کی جاتی۔

۳۔ آئندہ اس طریقے کو ضروری سمجھے جانے کا اندیشہ ہے۔

۴۔اس قسم کے چندہ میں عموماً حدود و شرائط کا پورا خیال نہیں رکھا جاتا اور اجتماعی چندہ کا بے جا استعمال ہوتا ہے۔

۵۔عام طور پر اس جمع شدہ رقم سے میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانے کا خرچہ کیا جاتا ہے، حالانکہ حضراتِ فقہاءِ کرام نے بلا ضرورت میت کے ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنے کو مکروہ فرمایا ہے۔

۶۔اس رقم سے عام طور پر کئی دن تک میت کے گھر، لوگوں کو کھانا کھلانے کے اخراجات کئے جاتے ہیں جس میں کمیٹی والے، اہل محلہ اور امیر و غریب سب شریک ہوتے ہیں نیز دیگر رسوم و بدعات بھی کی جاتی ہیں۔(ماخذہ التبویب:93/1608)

جاری ہے۔۔۔

لہٰذا مذکورہ مفاسد کی وجہ سے اجتماعی چندہ اور زکوٰۃ و صدقاتِ واجبہ وصول کرنے کے بجائے نفلی صدقات کی مد سے میت کی تجہیز و تکفین وغیرہ کے ضروری مراحل انجام دینا چاہیے، اور اس عمل میں مروّجہ رسومات سے مکمل طور پر بچنا بھی ضروری ہے۔

فی السنن الکبری للبیهقي(6/ 100)

عن أبي حرة الرقاشي عن عمه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "لا يحل مال امرئ مسلم إلا بطيب نفس منه".

(۲، ۳، ۴)۔۔ صدقاتِ واجبہ جیسے زکوٰۃ، فطرہ، قربانی کی کھال کی رقم، کفارہ وغیرہ کسی مستحق زکوٰۃ کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے، اس لئے ان جیسے مدّات میں آنے والی رقم میت کی تجہیز و تکفین، کھانا کھلانے، اور فلاحی کام وغیرہ میں کہ جہاں شرعی تملیک نہیں پائی جاتی، خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ میت کے گھر والے مستحق زکوٰۃ ہوں تو صدقاتِ واجبہ میں سے اُنہیں اس حد تک رقم باقاعدہ مالک بنا کر دی جاسکتی ہے کہ وہ میت کی تجہیز و تکفین کے ساتھ گھر کی کفالت بھی کر سکیں۔ اسی طرح صدقاتِ واجبہ یعنی زکوٰۃ، فطرہ، چرمِ قربانی کی رقم وغیرہ مدرسہ کے مستحق بچوں کو مالک و قابض بنا کر دینا ضروری ہے، پھر اگر وہ بچے نابالغ ہیں تو والد کا بھی مستحق زکوٰۃ ہونا ضروری ہے، اور اگر بچے بالغ ہیں تو والد کا مستحق زکوٰۃ ہونا ضروری نہیں۔

نفلی صدقات، خیرات اور عطیات وغیرہ باقاعدہ مالک بنا کر دینا ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا نفلی صدقات اور عطیات سے حاصل ہونے والی رقم برادری کے مرنے والے افراد کی جائز ضروریات جیسے تجہیز و تکفین اور دیگر فلاحی کاموں میں میانہ روی اور احتیاط کے ساتھ خرچ کیا جاسکتا ہے، اسکے علاوہ دیگر غیر ضروری کاموں اور مروّجہ رسومات جیسے کڑوی روٹی، سوئم، تیجہ وغیرہ میں خرچ کرنا ناجائز ہے۔

لمافی الفتاوی الهندية (1/ 188)

ولا يجوز أن يبني بالزكاة المسجد، وكذا القناطر والسقايات، وإصلاح الطرقات، وكري الأنهار والحج والجهاد وكل ما لا تمليك فيه، ولا يجوز أن يكفن بها ميت، ولا يقضى بها دين الميت كذا في التبيين

وفيه ايضاً(1/ 189)

جاری ہے۔۔۔

هذا في الواجبات كالزكاة والنذر والعشر والكفارة فأما التطوع فيجوز الصرف إليهم كذا في الكافي

وفی الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 344)

ويشترط أن يكون الصرف (تمليكا) لا إباحة كما مر (لا) يصرف (إلى بناء) نحو (مسجد و) لا إلى (كفن ميت وقضاء دينه)

وفی الفتاوى الهندية (1/ 189)

ولا يجوز دفعها إلى ولد الغني الصغير كذا في التبيين. ولو كان كبيرا فقيرا جاز.........:

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

عبداللہ یوسف عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۲/ذوالحجہ/۱۴۳۷ھ

۲۵/ستمبر/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۲/ذوالحجہ/۱۴۳۷ھ

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

۲۳/۱۲/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۲۳/۱۲/۱۴۳۷ھ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر ۶۰/۱۲۹

مورخہ ۲۳/۱۲/۳۷

00246